بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لاپتہ شوہر کی بیوی کے احکام

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

لاپتہ شوہر کی بیوی کے احکام

لاپتہ شوہر کی کم از کم دو حالت بنتی ہیں۔

(1) شوہر لاپتہ (بمعنی غائب) یعنی بیوی کو چھوڑ کے چلا گیا ہو، وہ اصلا زندہ ہو، اس سے رابطہ بھی ممکن ہو مگر کسی وجہ سے بیوی سے لاتعلق ہو کر کہیں چلا گیا ہو۔

ایسی صورت میں بیوی شوہر سے رابطہ کرے اور درمیانی دوری ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اگر شوہر بیوی سے الگ رہنا چاہتا ہے، بیوی کو نان ونفقہ سے محروم کرر کھا ہے اور مطالبہ پہ بھی نہیں دیتا تو بیوی حاکم وقت سے نکاح فسخ کرالے۔ اس کے بعد اختیار ہے کہ وہ دوسرے مرد سے شادی کرلے۔

(2) واقعی شوہر گم ہو گیا ہو اور اس کی کوئی خبر یا اس سے کوئی رابطہ نہ ہو اور اس کے متعلق زندہ یا مردہ ہونا معلوم نہ ہو۔

اس صورت میں ائمہ اور فقہاء کے درمیان کافی اختلافات پائے جاتے ہیں مگر میں اختلاف سے دور رہتے ہوئے راجح قول پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

لاپتہ (مفقود الخبر) شوہر کی بیوی کے مختصر احکام:

☆ایسی عورت شرعی عدالت میں اپنے شوہر کے لاپتہ ہونے کی خبر درج کرائے۔ عدالت حالات و واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے لئے شوہر فوت ہونے کا حکم لگائے گی۔

☆عدالت میں خبر دینے کے بعد بیوی کب تک انتظار کرے؟ اس سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے جسے امام بخاریؒ نے اور امام شافعیؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

أنَّ عمرَ بنَ الخطَّابِ قالَ : أيُّما امرأةٍ فقدت زوجَها ، فلم تدرِ أينَ هوَ فإنَّها تنتظِرُ أربعَ سنينَ ثمَّ تنتظرُ أربعةَ أشهرٍ وعشرًا۔ (کتاب الام للشافعی 657/8)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے۔ تو وہ عورت چار سال تک انتظار کرے پھر چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

امام مالکؒ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ یہ قول راجح نظر آتا ہے۔ یہاں چار سال کی مدت سے اختلاف کیا جاتا ہے خصوصاً آج کے ترقی یافتہ زمانے میں کسی خبر کو ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچانا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے ایک سال کی مدت زیادہ معقول نظر آتی ہے۔ اور اس بات کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی جس میں گم شدہ سامان کو ایک سال تک پہچان کرانے کا ذکر ہے۔

سُئل رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ عن الُّلقطةِ ، الذهبُ أو الورِقُ ؟ فقال : اعرَفْ وكاءها وعفاصَها . ثم عرِّفها سنةً . فإن لم تعرف فاستنفقْها . (مسلم :1722)

ترجمہ: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (گری پڑی چیز) سونا یا چاندی کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اس کا سر بند اور اس کی تھیلی پہچان لو، پھر سال بھر تک اس کی پہچان کراؤ، اگر تمہیں معلوم نہ ہو سکے تو پھر اسے خرچ کر لو۔

☆ایک سال کی مدت حتمی نہ مانی جائے کیونکہ اس میں آگے پیچھے کا امکان ہے، اس لئے مدت کے متعلق حتمی فیصلہ قاضی کا ہوگا وہ حالات وظروف دیکھ کر مدت کی تعیین کریں گے۔

☆جس وقت قاضی کے پاس شوہر لاپتہ ہونے کی خبر جائے اس وقت سے مدت شمار ہوگی، اس سے پہلی والی مدت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔

☆ عورت پہلے قاضی کی طرف سے دئے گئے وقت گذارے پھر قاضی نکاح فسخ کردے۔ اس کے بعد بیوی چار مہینے دس دن وفات کی عدت گذارے، پھر دوسرے مرد سے شادی کرنا جائز ہوجائے گا۔

☆ بلاوجہ قاضی/حاکم کا انتظار میں تاخیر کرانا صحیح نہیں ہے، اگر ایسی صورت ظاہر ہو تو دوسرے سے فیصلہ کرائے۔

☆ایسے بھی حالات ہو سکتے ہیں کہ عورت کو مزید انتظار کرنے کی نوبت نہ پڑے۔ ایسے حالات میں قاضی بالفور نکاح فسخ کردے۔

☆لاپتہ شوہر اگر انتظار کے وقت یا عدت گذارتے وقت لوٹ آئے تو وہی عورت اس کی بیوی ہوگی۔ اسے نکاح کرنے یا دوسرے سے شادی کرنے کی ضرورت نہیں۔

☆لاپتہ شوہر اگر بیوی کا دوسرے مرد سے شادی کے بعد واپس آیا تو اسے اختیار ہے چاہے تو وہ دوسرے

شوہر کے نکاح پہ باقی رکھے یا پھر اپنی زوجیت میں رکھے۔

☆لاپتہ شخص نے اگر مال چھوڑا ہے تو قاضی جس وقت اس کی موت کا حکم لگائے گا،اس کے بعد میراث تقسیم کر سکتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: چونکہ اس مسئلہ میں اہل علم کی رائیں مختلف ہیں اس لئے بحث کے طور پہ ٹھوس دلائل ذریعہ مزید بات بڑھائی جاسکتی ہے۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

Maquboool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

1 November 2020